Q. No. 2 (i) سوال نمبر 2 (i) **سیاحت کی بطور صنعت اہمیت**

i- آمدنی کا ذریعہ :

پاکستان اکنامک کمیشن کے مطابق 2019ء میں پاکستان نے سیاحت سے 1 بلین ڈالر تک کمایا۔ ورلڈ ٹریول اینڈ ٹورر آرگنائزیشن کے مطابق سیاحت پاکستان کے جی۔ڈی۔پی میں 2.7٪ تقریباً 67 ارب روپے کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہ آمدنی چیزوں کو بیچ کر، ہوٹل اور ریسٹورنٹ کے ذریعے کماتا ہے۔

ii- روزگار کے مواقع :

سیاحت ایک بڑی افرادی قوت کو روزگار کے مواقع بھی پیدا کرتا ہے۔ WTTO کے مطابق سیاحت نے پاکستان میں 2019ء میں 3.8 ملین لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے۔

Q. No. 2 (ii) سوال نمبر 2 (ii) **1973 کے آئین کے تحت بنیادی حقوق**

i- مساوات اور برابری

آرٹیکل 25 کے مطابق تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہوں گے۔ نسل، ذات، مذہب یا صنف کی بنیاد پر کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ii- تعلیم کا حق

ہر شہری کو بلا امتیاز نسل، ذات اور صنف کے تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ ریاست 5 سے 16 سال تک کے بچوں کو مفت تعلیم دے گا۔

iii- زندگی کا حق

ہر شخص کو بلا امتیاز زندگی کا حق حاصل ہے۔ ریاست بچوں کی زندگی بچانے میں ہر ممکن کوشش کرے گی۔

iv- مذہبی آزادی

ہر شخص کو سوچ اور فکر کی آزادی ہوگی۔ ریاست اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی۔

Q. No. 2 (iii) سوال نمبر 2 (iii) **بچوں کی مزدوری کی بدترین شکلیں**

مزدوروں کے کنونشن نمبر 190 کے آرٹیکل 3 کے مطابق بچوں کی مزدوری کی بدترین شکلیں درج ذیل ہیں:

i- زمین کے نیچے، پانی کے اندر یا حد سے زیادہ اونچائی پر کام کرنا۔

ii- بچوں سے زیادہ وزن اٹھوانا جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔

iii- غیر صحت مند جگہوں پر کام کرنا یا حد سے زیادہ درجہ حرارت والی جگہوں پر کام کرنا۔

iv- بچوں سے زیادہ دیر تک کام کروانا۔

Q. No. 2 (iv) سوال نمبر 2 (iv) **آبی آلودگی کی وجوہات**

آبی آلودگی کی درج ذیل وجوہات ہیں:۔

i- فیکٹریوں کا گندہ پانی

کارخانوں اور فیکٹریوں کا زہریلا پانی کا دریاؤں میں شامل ہونا۔ فیکٹریوں سے مختلف کیمیکلز بڑی نالوں میں شامل ہوتے ہیں۔

ii- گھریلو فضلات کا پانی میں شامل ہونا

گھریلو فضلات جب پانی میں شامل ہوتے ہیں تو یہ بیماریوں کا باعث بنتا ہے اور آبی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔

iii- زرعی فصلوں کا پانی میں شامل ہونا

مختلف کیمیکلز کی کثرت زیرِ زمین پانی میں شامل ہوتا ہے اور آلودگی کا سبب بنتا ہے۔

iv- سمندری آلودگی:۔ جہازوں سے تیل کا اخراج اور پلاسٹک وغیرہ کا سمندر میں شامل ہونا آلودگی پیدا کرتا ہے۔

Q. No. 2 (v) سوال نمبر 2 (v) بے روزگاری کے اثرات:

i- خاندانوں پر مالی دباؤ

بے روزگار افراد مالی تنگی سے دوچار ہوتے ہیں اور خاندانوں پر مالی دباؤ ڈالتے ہیں۔ بے روزگاری کی وجہ سے قرض لیتے ہیں اور سماجی زندگی پر برا اثر پڑتا ہے۔

ii- معیار زندگی میں کمی

بے روزگاری کی وجہ سے لوگ اکثر خودکشی کرتے ہیں۔ ان کی صحت خراب ہوتی ہے کیونکہ خوراک میں خود کفالت نہیں ہوتے۔

ii- تعلیم سے محرومی

بے روزگاری کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجتے جن کی وجہ سے ناخواندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعلیم سے محرومی کی وجہ سے کئی سماجی مسائل جنم لیتے ہیں۔

Q. No. 2 (vi) سوال نمبر 2 (vi) مویشیوں کی پیداوار میں بہتری کے تجاویز

i- بہتر افزائش نسل کی تکنیک

انتخابی افزائش نسل سے مویشیوں کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے قدرتی طور پر دودھ، گوشت اور مکھن میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

ii- ویٹرنری خدمات

مویشیوں کی پیداوار میں بہتری کے لیے ضروری ہے کہ ویٹرنری قائم کیا جائے اور ویکسینیشن اور دوائیوں کے ذریعے مویشیوں کی صحت کا خیال رکھا جائے۔

iii- پانی کا تحفظ

صاف پانی مویشیوں کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ بارش کے پانی کو محفوظ کرنا اور چھوٹے چھوٹے نالوں کے ذریعے دریاؤں کا پانی محفوظ کرنا مویشیوں کی صحت کے لیے بہتر ہے۔

Q. No. 2 (vii) سوال نمبر 2 (vii)

جنگلات کی کٹائی

مختلف وجوہات کی بنا پر درختوں کو مسلسل کاٹنا اور انھیں روزمرہ زندگی میں استعمال کرنا جنگلات کی کٹائی کہلاتی ہے۔

وجوہات:

جنگلات کی کٹائی کے درج ذیل وجوہات ہیں:۔

i- ایندھن:

لکڑی کو جلانے کے لیے درختوں کو کاٹا جاتا ہے۔ قابل تجدید توانائی کی قلت کی وجہ سے لکڑی کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔

ii- تجارتی مقاصد: لکڑی کو کھیلوں کے سامان بنانے اور فرنیچر بنانے کے لیے بھی کاٹا جاتا ہے۔

iii- شہر کاری: بڑھتے ہوئے آبادی کے مسائل کو کم کرنے کے لیے جنگلات کو کاٹ کر شہروں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یہ جنگلات کی کٹائی کا ایک اہم وجہ ہے۔

Q. No. 2 (viii) سوال نمبر 2 (viii)

ٹیلی کمیونیکیشن

ٹیلی کمیونیکیشن سے مراد الیکٹرانکس طریقوں سے معلومات کی ترسیل ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن وائرڈ یا وائرلیس طریقوں سے آڈیو، ویڈیو، ای میل یا پیغامات کی ترسیل کرتے ہیں۔ یہ ریئل ٹائم رابطوں کا ذریعہ ہے۔

اہمیت:

i- گلوبل ویلج: ٹیلی کمیونیکیشن کی وجہ سے دنیا ایک گلوبل ویلج میں تبدیل ہو چکی ہے۔ دنیا کی ایک کونے سے دوسرے کونے تک معلومات منٹوں میں پہنچ جاتا ہے۔

ii- معاشی اہمیت: انٹرنیٹ کے بدولت آن لائن شاپنگ اور تجارت ممکن ہو گیا ہے۔ یہ ٹیلی کمیونیکیشن کی بدولت ہے۔

iii- معلومات کی ترسیل: ٹیلی کمیونیکیشن کی بدولت منٹوں میں خبر پھیل جاتا ہے۔ یہ قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 1) قومی یکجہتی اور اتحاد کی راہ میں رکاوٹیں

اگرچہ افراد معاشرے کی بہتری اور ریاست کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن چند رکاوٹیں ایسی ہیں جو فرد کو قومی یکجہتی اور اتحاد کی راہ میں اپنے خیالات دینے سے روکتے ہیں ان میں معاشی، ثقافتی، مذہبی، سیاسی، جغرافیائی اور سماجی رکاوٹیں شامل ہیں۔
جن رکاوٹوں کی تفصیل ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

معاشی اور سماجی رکاوٹیں

افراد کی معاشی صورت حال بعض اوقات قومی یکجہتی اور اتحاد کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ غریب غربا مالی تنگدستی کی وجہ سے دوسروں کی خدمت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح معذور افراد اپنی معذوری کی وجہ سے قومی اداروں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

سماجی اور ثقافتی رکاوٹیں

بعض اوقات ثقافت فرد کو قومی یکجہتی اور اتحاد سے روکتی ہے۔ خصوصاً خواتین ثقافت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں اور یہ ملکی معیشت کے لیے خطرناک ہے۔ پاکستان میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں خواتین کو زبردستی گھروں میں رکھا جاتا ہے اور ان کو تعلیم سے محروم رکھتے ہیں۔ خصوصاً قبائلی علاقہ جات میں غیرت کے نام پر خواتین کو تعلیم سے محروم رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قومی یکجہتی اور اتحاد متاثر ہوتی ہے اور ملک میں عدم مساوات کا فضا قائم ہوتا ہے۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 2)

سیاسی رکاوٹیں:

سیاسی رہنما کی کمی بھی انفرادی سطح پر قومی ہم آہنگی اور اتحاد میں حائل ایک رکاوٹ ہے۔ جب کچھ لوگوں کے مطالبات کو حکومت نہیں سنتی تو ان میں ملک دشمن عناصر سرگرمیاں جنم لیتی ہیں۔ اسی طرح جمہوریت کی راہ میں رکاوٹوں کی وجہ سے لوگ ووٹ دینے سے انکار کرتے ہیں جس کی وجہ سے نااہل لوگ حکومت میں آجاتے ہیں۔

مذہبی رکاوٹیں

بعض اوقات مذہب لوگوں کو قومی ہم آہنگی اور اتحاد میں اپنا کردار ادا کرنے سے روکتی ہے۔ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور اس میں ہر مذہب کے شہریوں کے حقوق ہیں۔ بعض اوقات لوگ جذبات میں آکر ایک دوسرے کے مذاہب کے خلاف بولتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے ہیں جس کی وجہ سے قومی اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ بین المذاہب ہم آہنگی اس مسئلے کو حل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

جغرافیائی رکاوٹیں

دور دراز علاقوں کے لوگوں کو قومی ہم آہنگی اور اتحاد کی راہ میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وسائل کی کمی اور مشکل راستوں کی وجہ سے وہاں کے لوگ سیاسی اور سماجی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کی ترقی اور ٹیلی کمیونیکیشن کی ترقی کے بدولت ہم جغرافیائی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 3)

تعلیم سے محرومی

تعلیم سے محرومی بھی قومی ہم آہنگی اور اتحاد کی راہ میں اہم رکاوٹ ہے۔ پاکستان میں تقریباً 26 ملین بچے سکولوں سے باہر ہیں۔ ناخواندہ آبادی ملکی معیشت کے لیے مضر ہے۔ ایک تعلیم یافتہ شہری ہی ملکی استحکام اور اقتصادی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ غربت کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتا جس کی وجہ سے یہ لوگ قومی ہم آہنگی اور اتحاد میں اپنا کردار ادا کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

بیرونی خطرات

پاکستان کا اپنے ہمسایہ ممالک خصوصاً ہندوستان اور افغانستان کے ساتھ تعلقات اکثر خراب رہتے ہیں۔ یہ ممالک پاکستان میں صوبائیت کو ہوا دیتے ہیں اور لوگوں میں انتشار پھیلاتے ہیں۔ یہ ممالک اکثر لوگوں کو ملک دشمن عناصر سرگرمیوں میں حصہ لینے پر اکساتے ہیں اور ان کی مالی امداد بھی کرتے ہیں۔

دہشت گردی

قومی ہم آہنگی اور اتحاد کی راہ میں حائل ایک اہم رکاوٹ دہشت گردی ہے۔ پاکستان کے کئی علاقے خصوصاً خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں دہشت گردی کی وجہ سے لوگ ملکی رہنماؤں سے خفا ہوتے ہیں۔

تجزیہ:

کئی رکاوٹیں قومی ہم آہنگی کی راہ میں افراد کے کردار کو متاثر کرتی ہیں۔ سیاسی اور معاشی استحکام سے ان مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 1) پاکستان میں آئی ایم ایف کے پروگرامز

پاکستان کے لیے آئی ایم ایف نے کئی امدادی پروگرامز تشکیل دیے ہیں۔ پاکستان اپنے وجود سے ہی مالی مسائل کا سامنا کر رہا تھا۔ پاکستان نے 11 جولائی 1950ء کو بطور رکن آئی ایم ایف میں شمولیت اختیار کیا۔ 1958ء میں پہلی بار پاکستان مالی بحرانوں سے نکلنے کے لیے آئی ایم ایف کے پاس گیا۔ پاکستان کو کئی معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جن میں بھاری مالی خسارہ، بلند مہنگائی، مالی توازن کا بحران، غربت اور بیماری قرض شامل ہیں۔ ان مسائل کو چند اور چیزیں مزید پیچیدہ بناتے ہیں جیسے ٹیکس چوری، کم ٹیکس وصولی، کرپشن اور توانائی کی کمزوری۔

آئی ایم ایف کے امدادی پروگرام کے اثرات

آئی ایم ایف کے پروگراموں کے مثبت اور منفی اثرات دونوں ہیں جو درج ذیل ہیں:-

فوائد

معاشی استحکام:

آئی ایم ایف کے پروگراموں کی وجہ سے ملکی معیشت مستحکم ہوتا ہے۔ آئی ایم ایف کے پروگرامز ایک گرین سگنل کے طور پر کام کرتا ہے جس کے بدولت پاکستان دوست ممالک سے قرض لے سکتے ہیں۔

اصلاحات کا فروغ

آئی ایم ایف کے پروگرامز پاکستان میں اصلاحات متارن

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 2)

کراتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کی ترقی اور اقتصادی ترقی کے لیے یہ امدادی پروگرامز بہت ضروری ہیں۔

قرضے اور مالی معاونت:

یہ ملک کی معاشی نظام کو بہتر کرنے اور ملک میں اصلاحات کی ترقی کے لیے قرضے دیتے ہیں۔ پاکستان ہر سال آئی ایم ایف سے کروڑوں ڈالرز قرض میں لیتے ہیں۔

پالیسی مشورے:

آئی ایم ایف ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے پالیسی مرتب کرتے ہیں اور مشورے دیتے ہیں۔

صلاحیت سازی

یہ ملک میں انفرادی قوت کو بڑھانے کے لیے لوگوں کی تربیت کرتے ہیں اور ان کو روزگار اور ملازمت کرنے کے اہل بناتے ہیں۔

قرض میں نرمی

آئی ایم ایف قرض سے ڈوبے ہوئے ممالک کو قرض میں نرمی اور گرانٹز فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی معیشت کو تباہ ہونے سے بچا سکے۔

نگرانی

آئی ایم ایف اپنے قرضوں کی نگرانی کرتا ہے اور اسے ملکی ترقی میں استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ ملکوں کی معیشت پر نظر رکھتا ہے اور انہیں خطرات سے آگاہ کرتا ہے۔ خطرے کی صورت میں ملکوں کو قرض فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی معیشت کو مستحکم کر سکیں۔

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 3)

نقصانات

اگرچہ آئی ایم ایف کے امدادی پروگرامز کے بہت سارے فوائد ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے نقصانات بھی ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ چند نقصانات درج ذیل ہیں:۔

کفایت شعاری کے اقدامات:

بعض اوقات آئی ایم ایف کے پروگرامز کفایت شعاری کے سخت قوانین لاگو کرتے ہیں جس کی وجہ سے سماجی اور معاشی بے چینی پیدا ہوتی ہے۔

قرض کی پائیداری:

مسلسل بیرونی قرضوں سے قرض میں بے حد اضافہ ہوتا ہے اور ان کو واپس کرنا مشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے معاشی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عمل درآمد کے خطرات:

آئی ایم ایف کے پروگرامز اس وقت فائدہ مند ہوتے ہیں جب ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں سیاسی نااہلی کی وجہ سے ان پروگرامز کو عوامی فائدے کے لیے استعمال نہیں کیا جا رہا۔

خود مختاری کے خطرات:

یہ پروگرامز بعض اوقات ملکی خود مختاری کے لیے خطرہ بن جاتے ہیں کیونکہ ملک کو آئی ایم ایف کے قوانین پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

عدم مساوات:

ناقدین کا کہنا ہے آئی ایم ایف کے پروگراموں سے ملک میں عدم مساوات کا فضا پیدا ہوتا ہے۔ امیر لوگ ان پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے جبکہ غریب ان سے متاثر ہوتے ہیں۔